تھکاوٹ کی وجہ سے پانچوں نمازیں ایک ہی وقت میں قضا پڑھنا

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میں کام کی وجہ سے بہت تھکا ہوا رہتا ہوں، توکیا میں پانچ وقت کی نماز ایک ہی وقت میں قضا کر سکتا ہوں؟ برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں۔

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پانچ وقت کی نماز ہر عاقل بالغ مسلمان پر سب سے اہم فریضہ ہے، اور پانچوں نمازیں اپنے مقررہ وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔ بلاعذر شرعی کسی ایک نماز کو بھی جان بوجھ کر قضا کر دینا سخت حرام وگناہ کبیرہ ہے۔ جو شخص جان بوجھ کر ایک وقت کی نماز بھی چھوڑے تو ایسا شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب اور عذاب جہنم کا حقدار ہے۔ حدیث مبارکہ کے مطابق ایسے شخص کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ کام کاج کی وجہ سے تھکاوٹ ہونا، معاذ اللہ عزوجل نماز قضا کر دینے کا کوئی عذر نہیں، نماز سے بڑھ کر کوئی چیز اہم نہیں اور نہ ہو سکتی ہے۔ لہذا کام جتنا بھی ہو اور تھکاوٹ جیسی بھی ہو، بہر حال نمازوں کی ادائیگی ان کے وقت پر ہی لازم وضروری ہے، اُنہیں قضا کرنے کی شرعاً ہرگز اجازت نہیں۔

اللہ عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا﴾ ترجمہ کنزالعرفان: بیشک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقت میں فرض ہے۔ (پارہ 5 النساء: 103)

تفسیرِ خازن میں ہے: ”والكتاب هنا بمعنى المكتوب يعني مكتوبة موقتة في أوقات محدودة فلا يجوز إخراجها عن أوقاتها على أي حال كان من خوف أو أمن“ ترجمہ: اور یہاں کتاب، مکتوب کے معنی میں ہے یعنی مقررہ اوقات میں جو وقت کے ساتھ لکھ دی گئی ہیں (فرض کی گئی ہیں) لہذا کسی بھی حال میں ان نمازوں کو ان کے وقت کے علاوہ کسی اور وقت میں ادا کرنا جائز نہیں، نہ حالت خوف میں اور نہ حالت امن میں۔ (تفسیرِ خازن، جلد 1، صفحہ 423، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

قصداً نماز چھوڑنے کی مذمت کے بارے میں "حلیۃ الاولیاء" اور "کنز العمال" کی حدیثِ مبارک میں ہے: ”والنظم للاول“ عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم من ترك الصلاة متعمداً كتب اسمه على باب النار فيمن يدخلها“ **ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قصداً نماز چھوڑی تو اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔** (حلیۃ الاولیاء، جلد 7، صفحہ 254، مطبعۃ السعادۃ، مصر)

بلا عذر شرعی نماز قضا کردینا گناہ کبیرہ ہے، چنانچہ درمختار میں ہے: ”التأخير بلا عذر كبيرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة“ **ترجمہ: بغیر عذر شرعی کے نماز میں تاخیر کرنا کبیرہ گناہ ہے، اور (نماز کی تاخیر کا گناہ) قضا کرنے سے زائل نہیں ہوگا، بلکہ (ساتھ میں) توبہ کرنے سے ختم ہوگا۔** (درمختار، صفحہ 97، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے: ”ایمان و تصحیح عقائد مطابق مذہب اہل سنت و جماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم و اعظم ہے۔ قرآن مجید و احادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس کی اہمیت سے مالامال ہیں، جا بجا اس کی تاکید آئی اور اس کے تارکین پر وعید فرمائی۔۔۔ جو قصداً (نماز) چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 433، 443، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دو یا اس سے زائد نمازوں کو ایک وقت میں پڑھنا جائز نہیں، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: ”ولا يجمع بين الصلاتين في وقت واحد لا في السفر ولا في الحضر بعذر ما عدا عرفة والمزدلفة كذا في المحيط“ **ترجمہ: ایک وقت میں دو نمازوں کو کسی بھی عذر کی وجہ سے جمع نہیں کر سکتا، نہ سفر میں اور نہ حضر میں، سوائے عرفہ اور مزدلفہ کے، اسی طرح محیط میں ہے۔** (الفتاوی الھندیۃ، جلد 1، باب فی مواقیت الصلاۃ، صفحہ 52، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3974

تاریخ اجراء: 04 محرم الحرام 1447ھ / 30 جون 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net